معز امجد
ترجمہ وتدوین: شاہد رضا

نظم اجتماعی کے متعلق پانچ احکام

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

رُوِیَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللّٰہ أَمَرَ یَحْیَی بْنَ زَکَرِیَّا بِخَمْسِ کَلِمَاتٍ أَنْ یَّعْمَلَ بِھَا وَ یَأْمُرَ بَنِیْ إِسْرَائِیْلَ أَنْ یَّعْمَلُوْا بِھَا. وَإِنَّہُ کَادَ أَنْ یُّبْطِیَٔ بِھَا، فَقَالَ عِیْسٰی: إِنَّ اللّٰہَ أَمَرَکَ بِخَمْسِ کَلِمَاتٍ لِتَعْمَلَ بِھَا وَتَأْمُرَ بَنِیْ إِسْرَائِیْلَ أَنْ یَّعْمَلُوْا بِھَا، فَإِمَّا أَنْ تَأْمُرَھُمْ وَإِمَّا أَنَا آمُرُھُمْ؟ فَقَالَ یَحْیٰی: أَخْشٰی إِنْ سَبَقْتَنِیْ بِھَا أَنْ یُّخْسَفَ بِیْ أَوْ أُعَذَّبَ، فَجَمَعَ النَّاسُ فِیْ بَیْتِ الْمَقْدِسِ، فَامْتَلَأَ الْمَسْجِدُ وَتَعَدَّوْا عَلَی الشُّرَفِ.

فَقَالَ: إِنَّ اللّٰہَ أَمَرَنِیْ بِخَمْسِ کَلِمَاتٍ أَنْ أَعْمَلَ بِھِنَّ وَآمُرُکُمْ أَنْ تَعْمَلُوْا بِھِنَّ: أَوَّلُھُنَّ أَنْ تَعْبُدُوا اللّٰہَ وَلَا تُشْرِکُوْا بِہِ شَیْئًا، وَإِنَّ مَثَلَ مَنْ أَشْرَکَ بِاللّٰہِ کَمَثَلِ رَجُلٍ اشْتَرٰی عَبْدًا مِنْ خَالِصِ مَالِہِ بِذَھَبٍ أَوْ وَرِقٍ، فَقَالَ: ھٰذِہِ دَارِیْ وَھٰذَا عَمَلِیْ فَاعْمَلْ وَأَدِّ إِلَیَّ، فَکَانَ یَعْمَلُ وَیُؤَدِّیْ إِلٰی غَیْرِ سَیِّدِہِ، فَأَیُّکُمْ یَرْضٰی أَنْ یَّکُوْنَ عَبْدُہُ کَذٰلِکَ؟

وَإِنَّ اللّٰہَ أَمَرَکُمْ بِالصَّلٰوۃِ، فَإِذَا صَلَّیْتُمْ فَلَا تَلْتَفِتُوْا، فَإِنَّ اللّٰہَ یَنْصِبُ وَجْھَہُ

لِوَجهِ عَبُدِهٖ فِیُ صَلٰوتِهٖ مَا لَمُ یَلُتَفِتُ.

وَآمُرُکُمُ بِالصِّیَامِ، فَإِنَّ مَثَلَ ذٰلِکَ کَمَثَلِ رَجُلٍ فِیُ عِصَابَةٍ مَعَهُ صُرَّةٌ فِیُهَا مِسُكٌ فَکُلُّهُمُ یَعُجَبُ أَوُ یُعُجِبُهُ رِیُحُهَا، وَإِنَّ رِیحَ الصَّائِمِ أَطُیَبُ عِنُدَ اللّٰهِ مِنُ رِیُحِ الُمِسُكِ.

وَآمُرُکُمُ بِالصَّدَقَةِ، فَإِنَّ مَثَلَ ذٰلِكَ کَمَثَلِ رَجُلٍ أَسَرَهُ الُعَدُوُّ، فَأَوُثَقُوُا یَدَهُ إِلٰی عُنُقِهٖ وَقَدَّمُوُهُ لِیَضُرِبُوُا عُنُقَهُ، فَقَالَ: أَنَا أَفُدِیُهِ مِنُکُمُ بِالُقَلِیُلِ وَالُکَثِیُرِ فَفَدٰی نَفُسَهُ مِنُهُمُ.

وَآمُرُکُمُ أَنُ تَذُکُرُوا اللّٰهَ، فَإِنَّ مَثَلَ ذٰلِكَ کَمَثَلِ رَجُلٍ خَرَجَ الُعَدُوُّ فِیُ أَثَرِهٖ سِرَاعًا حَتّٰی إِذَا أَتٰی عَلٰی حِصُنٍ حَصِیُنٍ فَأَحُرَزَ نَفُسَهُ مِنُهُمُ، کَذٰلِكَ الُعَبُدُ لَا یُحُرِزُ نَفُسَهُ مِنَ الشَّیُطَانِ إِلَّا بِذِکُرِ اللّٰهِ.

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیُهِ وَسَلَّمَ: وَأَنَا آمُرُکُمُ بِخَمُسٍ، أَللّٰهُ أَمَرَنِیُ بِهِنَّ: السَّمُعُ وَالطَّاعَةُ وَالُجِهَادُ وَالُهِجُرَةُ وَالُجَمَاعَةُ، فَإِنَّهُ مَنُ فَارَقَ الُجَمَاعَةَ قِیُدَ شِبُرٍ فَقَدُ خَلَعَ رِبُقَةَ الُإِسُلَامِ مِنُ عُنُقِهٖ إِلَّا أَنُ یَّرُجِعَ. وَمَنِ ادَّعٰی دَعُوَی الُجَاهِلِیَّةِ فَإِنَّهُ مِنُ جُثَا جَهَنَّمَ.

فَقَالَ رَجُلٌ: یَا رَسُوُلَ اللّٰهِ، وَإِنُ صَلّٰی وَصَامَ؟

قَالَ: وَإِنُ صَلّٰی وَصَامَ. فَادُعُوُا بِدَعُوَی اللّٰهِ الَّذِیُ سَمَّاکُمُ، الُمُسُلِمِیُنَ الُمُؤُمِنِیُنَ، عِبَادَ اللّٰهِ.

روایت کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک، اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ بن زکریا (علیہ السلام) کو پانچ باتوں کا حکم دیا کہ وہ ان پر عمل کریں اور بنی اسرائیل کو بھی حکم دیں

کہ وہ ان پر عمل کریں۔قریب تھا کہ یحییٰ (علیہ السلام) ان کو آگے پہنچانے میں دیر کر دیتے۔اس پر حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) نے (حضرت یحییٰ) کو کہا: بے شک، اللہ تعالیٰ نے آپ کو پانچ باتوں کا حکم دیا ہے کہ آپ ان پر عمل کریں اور بنی اسرائیل کو بھی حکم دیں کہ وہ ان پر عمل کریں، تو کیا آپ ان کو (فوراً) حکم دیں گے یا میں خود ان کو حکم دوں؟ حضرت یحییٰ نے جواب دیا: (میں نے ایسا نہ کیا تو)[۱] مجھے ڈر ہے کہ اگر آپ نے ان کو پہنچانے میں مجھ سے سبقت لے لی، مجھے زمین میں دھنسا دیا جائے گا یا سزا دی جائے گی، چنانچہ انھوں نے لوگوں کو بیت المقدس میں جمع کیا تو مسجد بھر گئی، یہاں تک کہ لوگ ستونوں پر چڑھ گئے[۲]۔

(اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے) حضرت یحییٰ نے کہا: بے شک، اللہ تعالیٰ نے مجھے پانچ باتوں کا حکم دیا ہے کہ میں ان پر عمل کروں اور تمھیں بھی حکم دوں کہ تم ان پر عمل کرو: ان میں سے پہلی یہ ہے کہ تم (تنہا) اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھیراؤ، بے شک اس شخص کی مثال جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھیراتا ہے، ایسی ہے جیسے ایک شخص اپنے خالص مال، جس میں سونا یا چاندی شامل ہو، سے ایک غلام خریدے اور پھر (اس سے) کہے کہ یہ میرا گھر ہے اور یہ میرا کام، تم بہتر کام کرو اور اپنی محنت کا نفع مجھے دو، چنانچہ غلام کام کرتا ہے اور اس کا نفع اپنے مالک کے علاوہ کسی اور کو دے دیتا ہے، تو تم میں سے کون ہے جو یہ چاہے کہ اس کا غلام اس طرح کا ہو[۳]؟

بے شک، اللہ تعالیٰ نے تمھیں نماز ادا کرنے کا حکم دیا ہے، چنانچہ جب تم نماز ادا کرو تو کسی اور چیز کی طرف توجہ مت کرو، کیونکہ جب تک وہ کسی اور چیز کی طرف توجہ نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی طرف توجہ رکھتا ہے۔

اور میں تمھیں روزے کا حکم دیتا ہوں، روزے کی مثال ایسی ہے، جیسے ایک شخص (سفر میں) ایک گروہ کے ساتھ ہے، اس کے پاس ایک مشک سے بھری ہوئی تھیلی ہے اور اس گروہ میں سے ہر شخص اس کی خوشبو کو پسند کرتا ہے۔ بے شک، اللہ تعالیٰ کے نزدیک روزہ دار کے منہ کی بو مشک کی بو سے بھی

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

زیادہ پاکیزہ ہے۔

اور میں تمھیں صدقہ کا حکم دیتا ہوں، صدقے کی مثال ایسی ہے، جیسے کسی شخص کو دشمن قید کر لیں اور اس کے ہاتھ اس کی گردن کے ساتھ باندھ دیں اور وہ اسے قتل کرنے کے لیے لے جائیں، وہ ان سے کہتا ہے کہ میں اپنے آپ کو تم سے آزاد کرانے کے لیے تمھیں اپنی قلیل وکثیر رقم دیتا ہوں، تو وہ یہ رقم دے کر ان سے اپنے آپ کو آزاد کرا لیتا ہے[۴]۔

اور میں تمھیں حکم دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو، اس کی مثال ایسی ہے، جیسے ایک شخص کو پکڑنے کے لیے اس کا دشمن دوڑتا ہوا اس کے پیچھے نکلا، یہاں تک کہ وہ ایک مضبوط قلعے میں آ گیا اور (اس میں پناہ لیتے ہوئے) اپنے آپ کو دشمن سے بچا لیا، اسی طرح سوائے اللہ تعالیٰ کے ذکر کے بندہ اپنے آپ کو شیطان سے نہیں بچا سکتا۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمھیں پانچ (اضافی) باتوں کا حکم دیتا ہوں[۵]، اللہ تعالیٰ نے مجھے ان کا حکم دیا ہے: سمع، (حکمرانوں کی) اطاعت[۶]، جہاد[۷]، ہجرت[۸] اور نظم اجتماعی[۹]، کیونکہ جس شخص نے ایک بالشت برابر بھی (اپنے آپ کو) نظم اجتماعی سے الگ کیا، اس نے اسلام کا قلادہ اپنے گلے سے اتار دیا[۱۰]، یہاں تک کہ وہ لوٹ آئے۔ جس شخص نے زمانۂ جاہلیت کی پکار[۱۱] کی طرح پکارا، وہ دوزخ کے گہرے گڑھے میں ہوگا۔

ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ، اگرچہ وہ نماز ادا کرے اور روزہ رکھے؟

آپ نے ارشاد فرمایا: اگرچہ وہ نماز ادا کرے اور روزہ رکھے۔ چنانچہ تم اسی نام سے پکارو جو تمھیں اللہ تعالیٰ دے چکا ہے: مسلمان، مومن[۱۲]، اے اللہ تعالیٰ کے بندو۔

ترجمے کے حواشی

۱۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل نہ کرنے کی صورت میں۔

۲۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ لوگ اتنی تعداد میں حاضر ہو گئے کہ مسجد کی جگہ تنگ پڑ گئی، یہاں تک کہ لوگ مسجد کے

ستونوں اور بلند مقامات پر چڑھ کر بیٹھ گئے۔

۳۔ اللہ تعالیٰ ہی انسان کا حقیقی مالک اور آقا ہے، اور وہ تمام اشیا جن سے انسان لطف اندوز ہوتا ہے، یہ سب صرف اللہ تعالیٰ نے ہی اسے عطا کی ہیں۔ اس بدیہی حقیقت کو نظر انداز کرتے ہوئے انسان بغیر کسی دلیل کے اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسروں کو شریک ٹھیراتا ہے جو نہ تو اس پر کسی قسم کی قدرت رکھتے ہیں اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ اُن نعمتوں میں وہ ادنیٰ سے ادنیٰ حصہ رکھتے ہیں جن سے انسان زندگی میں بہرہ مند ہوتا ہے۔ اوپر ایک مثال روایت کی گئی ہے جس میں حضرت یحییٰ علیہ السلام ایک عقل سے اندھے انسان اور ایک غلام کا تقابل کرتے ہیں جسے ایک شخص خریدتا ہے اور اسے خوراک مہیا کرتا ہے، اسے کام پہ لگاتا ہے، مگر غلام اپنی محنت کی تمام کمائی اپنے مالک اور آقا کے علاوہ کسی اور کو دے دیتا ہے۔ اس سے بالبداہت واضح ہے کہ جس طرح کوئی شخص یہ نہیں چاہے گا کہ اس کا غلام اس طرح کا ہو، وہ خالق حقیقی کس طرح چاہے گا کہ اس کا بندہ، جسے اس نے عظیم نعمتوں سے نوازا ہے، اس کے ساتھ کسی دوسرے کو شریک ٹھیرائے!

۴۔ اس طرح صدقہ انسان کو ان صغیرہ گناہوں کے نتائج سے محفوظ رکھتا ہے جن کا وہ زندگی میں ارتکاب کر بیٹھتا ہے۔

۵۔ یعنی جن باتوں کا حضرت یحییٰ علیہ السلام کو حکم دیا گیا تھا، ان پانچ باتوں کے علاوہ پانچ باتیں۔

۶۔ یعنی حکومت کے احکامات کے سامنے سر تسلیم خم کرنا۔ یہ طرز اطاعت ایک منظّم اور سیاسی ریاست کے لازمی اساسات میں سے ہے۔ جیسا کہ گذشتہ بیانات میں واضح کیا جا چکا ہے کہ ایک شخص کو صرف اسی صورت میں حکمران کے احکامات کا انکار کرنا چاہیے، جب حکمران اسے ایسی بات کا حکم دے جس سے خالق حقیقی کی معصیت لازم آتی ہو۔ اس استثنا کے ساتھ کہ جب حکمران کسی کو ایسی بات کا حکم دے جس سے اللہ تعالیٰ کے حکم کی خلاف ورزی ہوتی ہو، ہر شخص کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ ریاست کے حکمرانوں کا اطاعت گزار رہے۔

۷۔ امر شریعت ہونے کی حیثیت سے جب مسلم ریاست قدرت رکھتی ہو، اس پر یہ ضروری ہے کہ وہ ظلم وعدوان کے خلاف جنگ کرے۔ شریعت کی ہدایات کے مطابق، ظلم و جبر کے خلاف یہ منظّم اور علانیہ جنگ جہاد کہلاتی ہے۔

۸۔ مذہبی تعلیمات کے حوالے سے جب کوئی سیاسی گروہ کسی شخص کو ظلم و ستم کا نشانہ بنائے تو قرآن مجید نے اسے حکم دیا ہے کہ وہ ایسے علاقے کی طرف ہجرت کر جائے جہاں وہ آزادانہ طور پر اپنے مذہب پر عمل پیرا ہو سکے، جبکہ اس ہجرت کے دروازے وہاں اس کے لیے کھلے ہوں۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

۹۔ نظم اجتماعی کے ساتھ یہ وابستگی، ریاست کے قوانین کی توقیر اور اطاعت گزاری کا علامتی اظہار ہے، اور اسی طرح مسلمانوں کے سیاسی نمائندوں کے احترام اور فرماں برداری کا اظہار ہے۔

۱۰۔ ''اس نے اسلام کا قلادہ اپنے گلے سے اتار دیا'' کے جملے کا مطلب ہے کہ ایسا شخص اس سماجی ضابطے کی مکمل طور پر بے حرمتی کا مجرم ہے جس کا اسلام نے اسے پابند کیا ہے۔

۱۱۔ ''جاہلیت کی پکار'' سے مراد ہے: لوگوں کو ان کے قبائلی اور خاندانی وابستگی کے ذریعے سے پکارنا اور اس طرح ان میں اس وابستگی کے لیے تعصب، عزت اور دفاع کا احساس پیدا کرنا۔ چونکہ اس طرح کا عمل اتحاد اور بھائی چارے کی روح کے منافی ہے، اس لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو مسلمانوں کے درمیان انتشار پھیلانے کی وجہ سے آخرت میں قہر کے نتائج سے آگاہ فرمایا ہے۔

۱۲۔ دوسروں کو ایسے ناموں سے پکارنا جن سے نااتفاقی پھیلنے کا اندیشہ ہو، ان کے بجائے نبی علیہ السلام نے دوسروں کو 'مسلمان' اور 'مومن' کے ناموں سے پکارنے کا حکم دیا ہے۔ ان ناموں سے پکارنے کے باعث ان میں اتحاد اور مساوات کا احساس پیدا ہوگا، لوگوں کے تعصّبات دور ہوں گے اور ان کو اس بنیادی عنصر کی یاد دہانی ہوگی جو ان کے درمیان بندھن کا باعث ہے، یعنی اللہ تعالیٰ پر ایمان اور اس کی فرماں برداری۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

خلاصۂ کلام

اس روایت سے واضح ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہے کہ ماننے والے اپنے اوپر عائد فرائض کے ساتھ ساتھ زندگی کے مجموعی حالات میں بھی تبدیلی پیدا کریں۔ یہ بات واضح ہے کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام ان آخری پیغمبروں میں سے تھے جنھیں بنی اسرائیل کی طرف بھیجا گیا تھا، اور ان کو اس وقت بھیجا گیا جب رومیوں کا غلبہ تھا۔ غیر اسرائیلیوں کے ماتحت رہتے ہوئے حضرت یحییٰ علیہ السلام کو دین خداوندی کے صرف انھی احکامات کی طرف دعوت کے لیے حکم دیا گیا تھا جو بنی اسرائیل کی انفرادی حیثیت سے متعلق تھے۔ بہرحال، یہ بات ذہن نشین رہنی چاہیے کہ تورات بھی انھی احکام پر مشتمل ہے جو سیاسی نظم اور ریاست سے متعلق ہیں۔ تاہم، چونکہ حضرت یحییٰ علیہ السلام کے زمانے میں اس سیاسی نظم کا وجود نہیں تھا اور حکومت بنی اسرائیل کے ہاتھوں سے منتقل ہو چکی تھی، اس لیے تورات کے یہ احکامات بنی اسرائیل کے لیے قابل عمل نہیں تھے، جب تک کہ حکومت ان کو واپس نہیں مل گئی۔

حضرت یحییٰ علیہ السلام کے زمانے میں بنی اسرائیل کو جن سیاسی حالات سے گزرنا پڑا، اس کے برعکس نبی صلی اللہ

علیہ وسلم کے ذریعے سے پہلے مدینے میں اور پھر جزیرہ نماے عرب میں ایک مسلم ریاست قائم ہو چکی تھی۔ اس نظم اجتماعی کے قیام کے ساتھ مسلمانوں کی انفرادی حیثیت سے متعلق احکام کے علاوہ، وہ ایک بار پھر شریعت کے ان احکام کے مخاطب ہو گئے جو نظم اجتماعی سے متعلق تھے۔

متون

یہ روایت ترمذی، رقم ۲۸۶۳؛ احمد، رقم ۱۷۲۰۹، ۱۷۸۳۳، ۲۲۹۶۱؛ ابن خزیمہ، رقم ۴۸۳، ۹۳۰، ۱۸۹۵؛ ابن حبان، رقم ۶۲۳۳؛ بیہقی، رقم ۳۳۴۸، ۱۶۳۹۰؛ ابو یعلیٰ، رقم ۱۵۷۱ اور عبد الرزاق، رقم ۵۱۴۱، ۲۰۷۰۹ میں روایت کی گئی ہے۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com